اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ناشکری کی سزا کے یہ دنیوی نمونے ہیں، باقی رہا عذاب آخرت؟ سو وہ تو اس سے بھی کہیں بڑا ہوگا۔ کیونکہ طغیان اور سرکشی کے مطابق پوری پوری سزا وہاں ہوگی یہاں نہیں۔

فقہ القرآن

آزمائش: دھن دولت اور خوشحالی جہاں اللہ کی دین اور عنایت ہوتی ہے وہاں وہ سراپا ابتلاء، آزمائش اور امتحان بھی بن جاتی ہے، جو قومیں یا افراد اس سلسلے کے حقوق خالق اور حقوق مخلوق سے بے پروا ہو رہتے ہیں، ان کا مستقبل دنیوی یا اخروی یا دونوں بہرحال خطرے کی زد میں ہوتے ہیں۔

متعلقہ حقوق: ان آیات سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ، ہر ذاتی ملکیت سے حقوق اللہ اور حقوق العباد ضرور متعلق ہوتے ہیں، وہ حقوق جن کا تعلق سرکار سے ہے، اگر کوئی شخص وہ ادا نہ کرے تو ان کے خلاف، قانونی طاقت استعمال کی جا سکتی ہے مگر ان کو حقوقِ ملکیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ باغ والوں کے واقعہ سے مترشح ہوتا ہے کہ سرکاری عشر ادا کرنے سے گریز کرنے کی پاداش میں ان کو دھر لیا گیا اور حکومت ان پہ تاوان بھی عائد کر سکتی ہے۔

وہ حقوق العباد جن سے رضا کارانہ طور پہ عہدہ برآ ہونا پسندیدہ ہوتا ہے، ان کی طرف لوگوں کو سرکار کا متوجہ کرنا اور توجہ دلانا اور ترغیب و تحریص کے سامان پیدا کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔

اللہ سے بے خوف نہ ہو جانا چاہیے: غلط طرز حیات اور اعمال کے سلسلے خدا کی گرفت سے بے پروا نہیں ہو جانا چاہیے، کچھ پتہ نہیں کہ کب وہ دھر لے، اس لیے جلدی توجہ کرنی چاہیے جب گرفت کے آثار نمایاں ہو جائیں تو پھر خدا کے حضور گڑگڑانے میں سستی نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ بعض اوقات سزا کے باوجود ابھی مہلت باقی ہوتی ہے۔ خدا کو ابھی تنبیہ اور تادیب منظور ہوتی ہے لعلھم یرجعون شاید وہ سیدھی راہ کی طرف پلٹ آئیں۔

خدا کی تادیبی گرفت کو لبا اوقات لوگ "اتفاقات" تصور کر لیتے ہیں یا کسی ٹیکنیکل لغزش کا نتیجہ، اس لیے ایسے لوگ اصلاحِ حال کی توفیق سے محروم ہو جاتے ہیں، جس کے بعد وہ وقت بھی آجاتا ہے، جب مہلت کی میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ یہ مرحلہ خاصا خطرناک ہوتا ہے بہرحال اب صحیح دوا گڑگڑانا ہوتا ہے۔ (انا الی ربنا راجعون)

معصیت سے خوشحالی متاثر ہوتی ہے: ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ معاصی اور خدا سے غفلت کی وجہ سے انسان کی آسودگی، طمانیت اور روزی ضرور متاثر ہوتی ہے۔

تبلیغ: جب گناہوں کی پاداش میں انسان آفات کی زد میں آ جاتا ہے، اس وقت ان کو ان کے مسرفانہ کرتوت کے نتائج سے آگاہ کرنا مناسب ہوتا ہے تاکہ وہ اب سنبھل کر خدا کی طرف رخ کریں۔ (قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ)

اعتراف: جب انسان کے سر پر وبال آ جاتا ہے تو وہ عموماً اس کی ذمہ داری اپنے بجائے دوسروں کے سر پر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا کہ ایک غلطی کے بعد ایک دوسری غلطی کا اضافہ کر دیتا ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ وہ دوسروں کو کوسنے یا لے دے پر وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور پھر خدا سے تجدید عہد کرتے ہوئے اس سے معافی مانگ لے (قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ)

عبرت پذیری: عبرت پذیری خدا کی طرف سے بہت بڑی "توفیق" ہے۔ جو اس سے محروم ہو جاتے ہیں وہ غالباً کسی شدید تر گرفت کو دعوت مبارزت دینے کا التزام کرتے ہیں (لو کانوا یعلمون)

حیلہ سازی: احکام الٰہی سے فرار کرنے کے لیے جو بھی چارہ سازی یا حیلہ سازی اختیار کی جائے اس کی وجہ سے تعمیلِ حکم کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی، بلکہ لینے کے دینے بھی پڑ جاتے ہیں جھونگے میں جوتے سوا پڑ جاتے ہیں۔ (فانطلقوا وھم یتخافتون)

ہم آج کل جس دور سے گزر رہے ہیں، بلا استثناء، عرب ہو یا عجم، مغرب ہو یا مشرق، وہ آج ابتلاء کی اسی سان پر آ کر کھڑا ہو گیا ہے جس کے بعد کسی قوم کے مستقبل کے لیے نئے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ زمین و آسمان بندوں سے سرگرداں ہو رہے ہیں، شمس و قمر کی تابانیاں اور ضیاباریاں کچھ تنگی ہو چلی ہیں، ہماری اپنی سوچیں، خود ہمیں ہولناک اور مہلک غاروں کی طرف دھکیلنے میں مصروف نظر آتی ہیں، ہمارے اپنے قدم تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہمارے اپنے ہاتھ، خود ہمارے لیے قبریں کھودنے میں شب و روز مصروفِ کار ہیں، ہمارے رہنما ہماری راہ مارنے پر تلے ہوئے ہیں، ہمارے افراد خودکشی پر مائل ہیں۔ ہمارے اجتماعی ڈھانچے، بھتنوں اور غولوں کے بگولے بنتے جا رہے ہیں، ابن آدم ڈارون کے بندروں کی یاد تازہ کر رہے ہیں، بس کسر صرف دم کی رہ گئی ہے۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ:

حق تعالیٰ نے انسان کو آسمانوں اور ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا یارا بخشا، ابر و باد اور برق و باراں کی تسخیر کا اس کو حوصلہ عطا کیا۔ پہاڑوں نے ان کی ہمتوں کے آگے اپنی سپر ڈال دی، زمین نے اپنے دفینے اگل ڈالے۔ توانائیوں نے ابنِ آدم کے قدموں کو چوما، خوشحال اور انواع و اقسام کی نعمتوں سے ان کی مہمانی کی گئی۔ مگر آہ خدا کا شکر گزار بندہ بننے کے بجائے اس نے جانور اور درندہ بننے کو ترجیح دی، اس لیے وہی وسائل جو ان کے اشارہ ابرو پر ناچ کے لیے تھے اب وہ اپنی مٹھی میں لے کر ان کو یوں بھینچے ہوئے ہیں کہ: اب فراوانی عیش کے با